فنا ہو رہی تھی اور اس کی جگہ ایک جدید تہذیب لے رہی تھی، پرانی قدریں دم توڑ رہی تھیں اور نئی قدروں کی گرم بازاری تھی اور قدیم و جدید کی اس کشمکش نے سینکڑوں ہزاروں معاشرتی، اخلاقی اور سیاسی مسائل و معاملات پیدا کر دیئے تھے، مولانا نے ایک دیدہ ور مبصر کی طرح اس کشمکش کے سب مظاہر کو دیکھا اور اپنے تاثرات کو زبانِ قلم سے بیان کیا -

(۳) مولانا اگرچہ طبعاً گوشہ نشین اور کم آمیز تھے، لیکن اُن کا حلقۂ تعارف نہایت وسیع تھا جس میں ہر مسلک و مشرب اور فکر و خیال کے حضرات شامل تھے،

(۴) مولانا کا ذہنی سفر امام غزالی کی طرح نہایت متنوع رہا ہے، یہاں تک کہ اس کے ایک سرے پر الحاد و لادینیت ہے تو دوسرے سرے پر تقشف اور تصلب فی الدین نظر آتے ہیں، اس سوانح حیات میں مولانا کی شخصیت اُن کے مشاہدۂ و مطالعہ اور اُن کے قلم کی یہ سب خصوصیات بیک وقت جمع ہو گئی ہیں، اس بنا پر یہ کتاب صرف ایک شخص کی اپنی سرگذشت حیات نہیں جس میں اشک و تبسّم اور شادی و غم ایک دوسرے سے باہم مخلوط و منضم ہو گئے ہوں بلکہ یہ ایک خاصے طویل عہد کی تہذیبی و تمدنی روئداد بھی ہے جو نہایت دلچسپ و معلومات افزا اور عبرت آفریں و سبق آموز بھی ہے اور اس اعتبار سے ادبی اور تاریخی دونوں حیثیتوں سے بڑی قابلِ قدر اور لائقِ مطالعہ ہے، بہر شروع میں مولانا سید ابو الحسن علی میاں کے مقدمہ اور آخر میں مولانا مرحوم کے وصیت نامہ نے اس شرابِ طہور کو دو آتشہ بنا دیا ہے -

وفیات ماجدی - از مولانا عبد الماجد دریابادی، تقطیع متوسط، ضخامت ۳۴۲ صفحات کتابت و طباعت بہتر، قیمت -/15 - پتہ :- صدق جدید ایجنسی، کچہری روڈ لکھنؤ -

مولانا کو جس کسی سے کسی قسم کا تعلق ہوتا تھا اُس کی وفات پر صدقِ جدید میں تعزیتی نوٹ یا تعزیتی مقالات بھی لکھتے رہتے تھے، ان کی تعداد سینکڑوں تک پہونچتی ہے، یہ کتاب ان میں سے باسٹھ منتخب مضامین کا مجموعہ ہے، جن لوگوں پر یہ مضامین لکھے گئے ہیں ان میں مولانا کے اعزا و اقربا، علما و مشائخ، سیاسی لیڈر، شعرا و ادبا، اطبا و ڈاکٹر